10242 ـ موسی علیہ السلام کے متعلق معلومات

سوال

ہم اللہ تعالی کے نبی موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کے متعلق کچھ معلومات چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی فرمائ اور انہیں نبی بنا کر بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا تا کہ وہ انہیں اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی طرف دعوت دیں ۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

یاد رکھو جب ہم نے موسی علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انہیں اللہ تعالی کے احسانات یاد دلا اس میں ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں

ابراہیم / 5

اور ہارون علیہ السلام جو کہ موسی علیہ السلام کے نسبی بھائ ہیں انہیں بھی اللہ تعالی نے جب موسی علیہ السلام کو فرعون کی طرف نبی بنا کر بھیجنا چاہا تو موسی علیہ السلام کی طلب پر ان کا بازو بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے اپنی خاص رحمت و مہربانی سے اس کے بھائ ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا مریم / 53

_ اس وقت بنو اسرائیل مصر میں فرعون کی حکومت کے ماتحت ہو کے رہتے تھے اور فرعون نے انہیں ظلم و استبداد میں جکڑ رکھا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا اور لڑکوں کو قتل کروا دیتا تھا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کوتو ذبح کرڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑدیتا تھا بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے القصص / 4

موسی علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ فرعون کے گھر میں پرورش پائیں تو ان کی والدہ نے انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا ۔

آل فرعون نے انہیں اٹھا لیا اور فرعون کی بیوی آسیہ خوش ہوئ اور انہیں اس کے قتل سے روک دیا جب موسی علیہ السلام پختہ عمر میں پہنچے تو اللہ تعالی نے انہیں حکمت و علم سے نوازا ۔

ایک دن بنی اسرائیل کے ایک شخص نے موسی علیہ السلام سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی تو موسی علیہ السلام نے اسے مکہ مارا جس سے وہ مر گیا تو اس پر موسی علیہ السلام نادم ہوئے اور اپنے رب سے بخشش طلب کی تو اللہ تعالی نے انہیں معاف کر دیا ۔

تو موسی علیہ السلام شہر میں ڈرے ڈرے سے رہنے اور انتظار کرنے لگے اور دوسرے دن پھرموسی علیہ السلام نے اسی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن سے لڑ رہا ہے تو اس نے دوبارہ موسی علیہ السلام سے مدد طلب کی تو موسی علیہ السلام اسے غصہ ہوئے جس سے اس شخص نے یہ خیال کیا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں ۔

تو وہ کہنے لگا کیا جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا مجھے بھی مارڈالنا چاہتے ہو القصص / 19

تو اس دشمن نے یہ خبر قوم فرعون کو دے دی اور وہ موسی علیہ السلام کوقتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے تو ایک صالح اور نیک شخص نے آ کرموسی علیہ السلام کو قوم فرعون کےارادہ سے آگاہ کیا اور انہیں یہ نصیحت کی کہ وہ مصر سے نکل جائیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

توموسی علیہ السلام وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے میرے رب ! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے القصص21

اور موسی علیہ السلام مدین کی طرف چل نکلے اور وہاں جاکر آٹھ سال کی ملازمت کے بدلے ایک کریم اور اچھےشیخ کی بیٹی سے شادی کر لی جب مدت ملازمت پوری ہوئ تو موسی علیہ السلام اپنی بیوی کو لیکر مصر روانہ ہوئے جب طور سیناء پہنچے تو اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ انہیں اپنی کرامت اور نبوت اور کلام کی خصوصیت سے نوازے تو موسی علیہ السلام راستے سے بھٹک گئے اور آگ دیکھی --

{ تو اپنے گھر والوں کو کہنے لگے تم ذرا سی دیر ٹھر جاؤ مجھے آگ دکھائ دی ہے بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئ انگارہ تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئ اے موسی ، یقینا میں ہی تیرا رب ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے کیونکہ تو پاک میدان طوی میں ہے ، اور میں نے تجھے

منتخب کر لیا ہے اب جو وحی کی جائے گی اسے کان لگا کر سن ، بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئ عبادت کے لائق نہیں تو تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نمازقائم رکھ ، یقینا قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتاہوں تاکہ ہر شخص کووہ بدلہ دیا جائے جو

اس نے کوشش کی ہو } طہ / 10-15

پھر اللہ تعالی نے کچھ معجزات دکھانے چاہے تو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی زمین پر رکھیں تو وہ زمین پر رکھتے ہی سانپ بن گئ ،،، اوریہ کہ وہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈالیں تو وہ چمکتا ہوا نکل آیا ،، پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کوفرمایا یہ دونوں معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ ہو سکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈر جائے کیونکہ وہ سرکشی اورفساد کی حدیں پھلانگ چکاہے ۔

اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائ ہارون علیہ السلام کوبھی نبی بناکر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں مذکور ہے :

آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں بے شک وہ حد سے گذر چکا ہے ، تو اس سے نرم گفتگو کریں شائد کہ وہ نصیحت قبول کرلے یا اس کے دل میں اللہ تعالی کا ڈر پیدا ہو جائے ، دونوں نے کہا ، اے ہمارے رب ! ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر جائے یا تیرے حق میں مزید سرکشی نہ کرنے لگے ، اللہ تعالی نے کہا تم دونوں ڈرو نہیں ، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں ، لہذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تمہارے رب کے رسول ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو ، اور انہیں عذاب و تکلیف سے دوچار نہ کرو ہم تمہارے پاس تمہارے رب کا معجزہ لے کر آئے ہیں ، اور سلامتی اس آدمی پر ہو جو راہ حق کی پیروی کرے طہ / 43 _ 47

_ تو موسی اور ہارون علیہما السلام فرعون کے پاس گئے اور اسے پیغام پہنچایا ، اور فرعون نے موسی علیہ السلام سے سوال کیا < اور فرعون کہنے لگا رب العالمین کون ہے ؟ موسی علیہ السلام نے کہا ، وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان پائ جانے والی تمام مخلوقات کا رب ہے ، اگرتمہیں اس بات کا یقین ہو ، > الشعراء / 23

پھر فرعون نے موسی علیہ السلام سے ان کے صدق کی دلیل مانگی ، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا ، اگر تم کوئ نشانی لے کر آئے ہو تو اسے ظاہر کرو ، اگر سچے ہو ، تو موسی علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی اور وہ ایک اژدہا بن کر ظاہر ہوگئ اور اپنا ہاتھ باہر کیا تو وہ دیکھنے والوں کو سفید چمکتاہوا نظر آنے لگا الاعراف /

جب فر عون اور اس کے درباریوں نے یہ کچھ دیکھا تو موسی علیہ السلام جادو کی تہمت لگائ اور ان کے مقابلے میں جادوگروں کومال ودولت دے کر اکٹھا کرلیا اور پھر لوگوں کوبھی ان کے قومی تہوار پر اکٹھا کرلیا تو جادوگروں نے اپنا جادو دکھانے کے لئے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں -- اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

جب انہوں نے اپنا جادر پیش کیا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کردیا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کر دیا اور انہوں نے بڑا جادو پیش کیا الاعراف / 116

اس کے بعد اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی جادو گروں کے مقابلہ میں مدد فرمائ اور ان کی تدابیر کو باطل کر کے رکھ دیا تو جادو گر اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو ، تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے جادو گروں کے جھوٹ کو نگل گئ ، تو حق ثابت ہوگیا اور جادوگروں کا عمل بے کار ہوگیا ، چنانچہ وہ سب مغلوب ہو کررہ گئے اور انہیں ذلت ورسوائ کا سامنا کرنا پڑا ، اور جادو گر سجدہ میں گر گئے انہوں نے کہا ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے ، جو موسی اور ہارون علیہما السلام کا رب ہے الاعراف / 117- 122

اور جب جادوگر اللہ تعالی پر ایمان لے آئے تو فرعون نے جادرگروں کے الٹے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا ، لیکن وہ ان سب تکلیفوں کوبرداشت کرتے ہوئے اسلام کی حالت میں ہی اللہ تعالی سے جاملے اور اس کی کسی دھمکی کی پرواہ تک نہ کی ، پھر قوم فرعون کے بڑے بڑے لوگوں نے فرعون کویہ مشورہ دیا کہ وہ موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو قتل کردے تاکہ وہ زمین میں فساد نہ کریں ۔

تو انہوں نے بچوں کوقتل کرنا شروع کردیا اور لڑکیوں کوزندہ چھوڑ دیا تو موسی علیہ السلام نے اس پر بنو اسرائیل کو صبر کرنے کی وصیت کی اس کے بعد فرعون نے موسی علیہ السلام کے لئے تنگی پیدا کردی اور موسی علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو میں موسی کو قتل کردوں ، اور وہ اپنے رب کو بلا لے ، مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کوبدل کر رکھ دے گا ، یا ملک میں فساد پیدا کردے گا غافر / 26

اورجب وہ موسی علیہ السلام کے قتل میں سوچ رہے تھے تو آل فرعون میں سے ایک مومن شخص جو کہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کو اس کے ضمیر نے جھنجھوڑا تو وہ موسی علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے کہنے لگا اگر وہ جھوٹا ہے تو ہمیں کوئ نقصان نہیں دے سکتا ، اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز کا وہ تمہارے ساتھ وعدہ کررہا ہے وہ آپہنچے گا اور ا س شخص نے فرعون اور اس کی قوم کو نصیحت میں کوئ کمی نہ چھوڑی لیکن انہوں نے اس کی

بات نہ مانی اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی سجھا رہا ہوں جو میں مناسب سمجھ رہا ہوں ، اور میں تو تمہیں وہ راہ دکھا رہا ہوں جسے اختیار کرنے میں ہی تمہاری خیر ہے غافر / 29

اور موسی علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کو اچھے طریقے سے وعظ و نصیحت کرتے رہے لیکن اس کے باوجود وہ زمین میں فساد کرنے سے باز نہ آئے اور نہ ہی وہ مومنوں کوتکالیف دینے سے ہی رکے ، تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالی نے اقوم فرعون کو قحط سالی اور خشک سالی سے دوچار کردیا اور پھلوں میں بھی کمی کردی شائد کہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن انہوں نے پھر بھی اطاعت نہ کی بلکہ وہ اپنے جرائم اور سرکشی پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالی نے انہیں مختلف قسم کے مصائب میں مبتلا کردیا شائد کہ وہ پلٹ آئیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں :

اور فرعونیوں نے کہا کہ تم چاہے جو نشانی لے آؤ ، تاکہ اس کا جادو ہم پر کرو ، ہم لوگ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ، تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیوں اور جؤوں اور مینڈکوں اور خون کا عذاب کھلی اور واضح نشانیوں کے طور پر بھیجا ، پھر بھی انہوں نے تکبر کیا ، اور وہ تھے ہی مجرموں کی جماعت الاعراف / 132 - 133

جب فرعون کی سرکشی بڑھ گئ تو حکم الہی سے مصائب سے نجات کا وقت آیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بنو اسرائیل کومصر سے چوری چھپے نکال لیں ۔

فرعون کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کوپکڑنے کے لئے بہت بڑا لشکر اکٹھا کیا قبل اس کےکہ وہ فلسطین پہنچ جائیں ، فرعون اور اس کا لاؤ لشکر اپنے پیچھے مال ودولت اور محلات وباغات چھوڑ کر موسی علیہ السلام اوران کی قوم کے پیچھے نکلے اور انہیں طلوع شمس کے وقت بحر احمرکے ساحل کے پاس جالیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو غرق کردیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اورہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ آپ ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جایئے ، اس لئے کہ آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا ، اس کے بعد فرعون نے (فوج جمع کرنے کے لئے) شہروں میں اپنے نمائندے بھیج دیئے ، اس پیغام کے ساتھ کہ بنی اسرائیل (ہمارے مقابلے میں) بہت تھوڑی میں ہیں ، اور انہوں نے ہمارے غیظ وغضب کوبھڑکا دیا ہے ، اور ہم سب پورے طور پر چوکنا اور دشمن کے مقابلے لئے تیار ہیں ، پس ہم نے انہیں (اس طرح) ان کے باغات اور چشموں اور خزانوں اور عالی شان مکانات سے نکال باہر کیا ، ہم نے ان کے ساتھ ایسا کیا ، اور ان تمام چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کوبنا دیا ، تووہ لوگ صبح کے وقت ان کے قریب پہنچ گئے ، جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کونظر آنے لگیں ، تو موسی علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا ، اب ہم یقینا پکڑ لئے گئے ، موسی

علیہ السلام نے کہا ، ایسا ہر گز نہیں ہوگا ، بےشک میرا رب میرے ساتھ ہے ، ،وہ ضرور میری مدد کرے گا ،تو ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ آپ لاٹھی سمندر کے پانی پر ماریئے (انہوں نے ایسا ہی کیا) اورسمندر (دو حصوں میں) پھٹ گیا اور ہرایک حصہ ایک بڑے پہاڑ کی مانند ہوگیا ، اور ہم دوسروں کوبھی اس کے قریب لے آئے ، اور موسی علیہ السلام اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہم نے بچا لیا ، پھر دوسروں کوڈبو دیا ، یقینا اس واقعہ میں ایک نشانی ہے لیکن اکثر مشرکین ایمان لانے والے نہیں ہیں ، اور بے شک آپ کا رب بڑی عزت والا بے حد مہربان ہے الشعراء / 52 ـ 68

تو اس طرح فرعون اور اس کا لاؤ لشکر ہلاک ہو ا اور جب وہ غرق ہونے

لگا تو ایمان لے آیا لیکن یہ ایمان اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکا ، اور اللہ تعالی نے اس کا بدن باقی رکھا تاکہ اس کے بعد آنے والوں کے لئے نشان عبرت ہو ، دنیا میں آل فرعون کوسمندر میں غرق کرکے سزا دی گئ اور آخرت میں ان کے لئے شدید ترین عذاب ہوگا اسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیرلیا،وہ لوگ صبح وشام نار جہنم کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ، اورجس دن قیامت آئے گی ، اللہ تعالی فرمائے گا فرعونیوں کو سب سے سخت عذاب میں داخل کرو غافر / 46-47

اوربنو اسرائیل نے موسی علیہ السلام کے معجزات دیکھے جن میں سے آخری معجزہ بنواسرائیل کی نجات اور ان کے دشمن فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کی ہلاکت تھی اور یہ سب معجزات بنو اسرائیل کے دلوں میں سے بت پرستی کی جڑکو اکھیڑنے کے لئے کافی تھے مگر یہ کہ بعض اوقات ان کی بت پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی تھی ، اور موسی علیہ السلام کو انہیں اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف لانے میں بہت تگ ودو کرنی پڑی اور بہت سے ادوار میں سے گذرنا پڑا اسی میں سے یہ بھی ہے :

بنواسرائیل نے سمندر کراس کیا تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بت پرست تھی ، تو انہوں نے موسی علیہ السلام سے بت طلب کیا تاکہ وہ بھی ان کی طرح بت کی عبادت کریں تو موسی علیہ السلام نے انہیں کہا :

واقعی تم لوگ بالکل نادان ہو ، بے شک یہ لوگ جس دین پر ہیں وہ تباہ کردیا جائے گا ، اور ان کا تمام کیا دھرا بے کار ہو جائے گا موسی علیہ السلام نے کہا کیا میں تمہارے لئے اللہ تعالی کے علاوہ کوئ اورمعبودڈونڈھ لاؤں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے الاعراف / 138 ـ 140

اور جب بنو اسرائیل بیت المقدس کی طرف چلے تو راستے میں انہیں پیاس نے آلیا جس کی انہوں نے موسی علیہ السلام سے شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے انہیں پانی پلایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور جب موسی علیہ السلام سے ان کی قوم نے پانی کا مطالبہ کیا ، تو ہم نے انہیں بذریعہ وحی بتایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے ، چنانچہ اس سے بارہ چشمے ابل پڑے ، توتمام لوگوں نے اپنے گھاٹ پہچان لئے الاعراف /

اورانہوں نے راستے میں ہی سورج کی گرمی اور کھانے کی قلت کی شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالی سے دعا کی تو اللہ تعالی نے ان پر بادلوں سے سایہ کیا ، اور انہیں اچھی اشیاءکا رزق عطا کیا لیکن انہوں نے اس پرشکر ادا نہیں کیا بلکہ اس کے علاوہ اور کچھ بھی طلب کیا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے :

اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کردیا ، اور ان پر من وسلوی اتارہ ، اور کہا کہ ہم نے تمہیں جو اچھی چیزیں بطور روزی دی ہیں انہیں کھاؤ ، اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا ،بلکہ خود اپنے حق میں ظلم کیا ہے الاعراف / 160

اسکے بعد پھر وہ شکایت کرنے لگے اور کہنے لگے :

ہم توایک کھانے پرہرگز صبر نہیں کریں گے ، اس لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین اگاتی ہے یعنی ساگ ، ککڑی ، گندم ، مسور ، اور پیاز البقرۃ /

اور اللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر کتاب نازل کرے گا جس میں بنواسرائیل کے لئے اوامر و نواہی ہونگے ، تو جب فرعون ہلاک ہوگیا تو موسی علیہ السلام سے کتاب کا سوال کیا تو اللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام کو چالیس دن روزے رکھنے کا حکم دیا تو موسی علیہ السلام نے اپنے بھائ ہارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں خلیفہ بنایا اوران دنوں کے ررزے رکھے -

پھر اللہ عزوجل نے کوہ طورکے پاس موسی علیہ السلام پر تورات نازل فرمائ جس میں وعظ ونصیحت اور ہر چیزکا بیان تھا ، اور جب موسی علیہ السلام اپنی قوم میں واپس آئے تو انہیں بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا جسے سامری نے زیورات سے ان کے لئے تیار کیااور انہیں یہ کہا کہ تمہارا اور موسی علیہ السلام کا الہ تو یہ ہے ، ارشاد باری تعالی ہے :

پھرسامری نےان کے لئے (ان زیورات سے) ایک بچھڑے کا جسم بنا کر نکالا جس سے گائے کی آواز نکلتی تھی ، تو سامری کے پیروکاروں نے کہا یہی تمہارامعبود ہے اور موسی علیہ السلام کابھی لکین موسی علیہ السلام بھول گئے ہیں ، کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتااورنہ انہیں نفع یا نقصان دینے کی قدرت رکھتا ہے ، اور ہارون علیہ السلام نے تو انہیں اس سے پہلے خبردار کردیا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو ! تم بچھڑے کے ذریعے فتنہ میں پڑ گئے ہواور بے شک تمہارا رب رحمن ہے پس تم لوگ میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو ، سامریوں نے کہا ، ہم تو اسی بچھڑے کی عبادت پر جمے رہیں گے حتی کہ موسی علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر آجائیں طہ / 88 ـ 91

تو جب موسی علیہ السلام واپس آئے تو انہیں غصہ ہوئے اور انہیں ملامت کی اور انہیں حق بیان کیا ، اور پھربچھڑے کو جلا کرراکھ کردیا اور اسے سمندر میں پھنک دیا ، اور سامری کو سزا دی تو سامری کسی بھی چیز کے لمس سے تکلیف محسوس کرتا تھا ۔

بنواسرائیل بچھڑے کی عبادت کرنے پر نادم ہوئے تو موسی علیہ السلام نے ان میں سے ستر آدمی اختیار کئے اورانہیں کوہ طورلے گئے تاکہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت کریں اور اپنے کئے کی ندامت کا اظہار کریں ، تو اس وقت اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کلام کی لیکن ان میں سے بعض اس پر ایمان نہ لائے کہ موسی علیہ السلام سے کلام کرنے والا اللہ تعالی ہی ہے اور نافرمانی کی اور یہ کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالی کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتیں ہیں اسی کا ذکر اس فرمان ربانی میں ہے :

اور جب تم نے موسی علیہ السلام سے کہا کہ ہم تو تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالی کو سامنے نہ دیکھ لیں ، تو دیکھتے ہی دیکھتے کڑک اور گرج والی آگ نے تمہیں پکڑ لیا پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم کو زندہ کیا ، تاکہ تم شکرگزار بنو البقرۃ / 55 ۔ 56

اور جب موسی علیہ السلام بنواسرائیل میں تورات لے کرواپس آئے تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے ہی انکار کردیا اوراس کےاحکام سے کنی کترانے لگے تو موسی علیہ السلام کے ڈرانےاور دھمکانے پراسے قبول کیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اورجب ہم نے تم سے عہدلیا ، اورطور پہاڑکو تمہارے اوپر اٹھایا (اورکہاکہ) ہم نے تمہیں جودیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو ، اور اس میں جوکچھ ہے اسے یاد کرو تاکہ (اللہ تعالی سے) ڈرو ، پھر اس کے بعد تم (اپنے عہدسے) پھر گئے ، تو اگر اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوتے البقرۃ / 63 ۔ 64

پھر موسی علیہ السلام نے بنو اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ ارض مقدس فلسطین میں چلیں تو وہ ان کے ساتھ چل پڑے اور پھر اہل فلسطین جوکہ سخت تھے ان سے ڈر گئے اور موسی علیہ السلام کی نافرمانی کی اور سرکشی کرنے لگے ، اس کاذکر اس آیت میں ہے :

ان لوگوں نے کہا ، اس موسی جب تک وہ لوگ وہاں رہیں گے ہم لوگ کبھی بھی وہاں نہیں جائیں گے ، تم اور تمہارا رب دونوں جا کر جنگ کروہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے المائدۃ / 24

تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالی نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں یہ خبر دی کہ ارض مقدس ان کے لئے حرام ہے ، اور رہ کہ وہ زمین میں چالیس سال تک گھومتے پھریں گے تو ان پر غمزدہ نہ ہوں

-

فرمان باری تعالی ہے :

موسی علیہ السلام نے کہا ، اے میرے رب ! مجھے اپنے بھائ اور اپنے علاوہ کسی پر اختیار حاصل نہیں ہے ، پس تو ہمارے اور نافرمانوں کے درمیان فیصلہ کردے ، اللہ تعالی نے فرمایا ، تو وہ زمین چالیس سال تک کے لئے ان کے لئے حرام کردی گئ ہے وہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے ، پس ان نافرمانوں پر افسوس نہ کریں المائدۃ / 25 - 26

تو اس طرح موسی علیہ السلام نے بنو اسرائیل کی ملامت اور ان کے شکوہ شکایت کی کثرت پر صبر کیا اور ان چالیس سالوں میں ہارون علیہ السلام کی وفات بھی ہوئ اور پھر موسی علیہ السلام بھی اللہ تعالی سے جاملے اور بنو اسرائیل کی اکثریت بھی فوت ہو گئ ۔

اورجب یہ مدت ختم ہوئ تو یوشع بن نون علیہ السلام انہیں لے کر ارض مقدس میں داخل ہوئے اور اس کا محاصرہ کیا حتی کہ اسے فتح کرلیا، اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ارض مقدس میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اور وہ اپنے سرینوں کے بل داخل ہوئے ۔

اور اللہ عزوجل نے بنو اسرائیل کو بہت عظیم نعمتوں سے نوازا اور انہیں فرعون سے نجات دلائ ، اور انہیں اچھا اور طیب رزق دیا اور ان میں انبیاء اور بادشاہ پیدا کئے ، اور انہیں سب جہانوں والوں پر فضیلت دی لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان سب نعمتوں کا کفر اور ناشکری کی اور اللہ تعالی کا شکر ادا نہیں کیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور یاد کرو جب موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا اے میری قوم ! تم اپنے اوپر اللہ تعالی کے احسان یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا ، اور تمہیں وہ کچھ دیا جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا المائدۃ / 20

اور یہودیوں کے برے اقوال اور خبیث قسم کے افعال ہیں جن کی وجہ سے وہ لعنت کے واجب ٹھرے اور اللہ تعالی کے غیض وغضب کا شکار ہوئے ، ان اقوال و افعال میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :

_ انہوں نے اللہ تعالی پر بخل کی تہمت لگائ :

اوریہود نے کہا کہ اللہ تعالی کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ، انہی کے ہاتھ (ان کی گردن کے ساتھ) باندھ دیئے گئے ہیں ، اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی گئ ہے بلکہ اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ کھلے ہو ئے ہیں وہ جس طرح

چاہتا ہے خرچ کرتاہے المائدة / 64

_ اور انہوں نے اپنے اس قول ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جوکہ بہتان عظیم ہے :

اور اللہ تعالی نے یقینا ان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے یہ کہا کہ بے شک اللہ تعالی فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں آل عمران / 181

_ اللہ تعالی انہیں تباہ وبرباد کرے وہ کہاں الٹے جارہے ہیں انہوں نے اللہ تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرڈالی :

اور یہودیوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کی اولاد ہے التوبة / 30

_ اورجب انہیں تورات پہنچی تو اس کے بہت سارے احکام کا انہوں نے انکار کردیا ،، اور اللہ تعالی کے راستے سے روکا ، ظلم کومباح کرلیا تو اللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سزا دی ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کچھ حلال چیزوں کوحرام کردیا جو ان کے لئے پہلے حلال کی گئی تھیں اور اس وجہ سے کہ انہوں نے بہتوں کواللہ تعالی کی راہ سے روکا اورسود لیا حالانکہ انہیں اس سے روکا گیا تھا اورلوگوں کا مال ناحق کھایا اور ہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لئے ایک درد ناک عذاب تیار کررکھا ہے النساء / 161

_ اور ان کے بہتانوں میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

اوریہود ونصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتاہے بلکہ تم بھی اس کے پیدا کئے ہوئے انسان ہو المائدة / 18

_ اور ان کے کذب وبہتان میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

اوروہ لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو یہودی یا نصرانی ہوگا ، یہ ان کی من مانی تمنائیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہوتو اپنی دلیل لاؤ البقرة / 111

_ اورانکے افتراء اورکذب میں سے ان کا یہ بھی قول ہے :

اورانہوں نے کہا کہ ہمیں چند دن سے زیادہ ہرگز آگ نہیں چھوئے گی، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالی سے کوئۓ عہد وپیمان لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یاتم اللہ تعالی کے بارہ میں وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے البقرۃ / 80

_ اور ان کے مکرو خیانت میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تورات میں تحریف کرتے تھے ، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

بعض یہودی کلمات کوان کی جگہ سے ہٹا کران میں تحریف کرتے ہیں النساء / 46

_ اوران کے جرائم میں سے یہ بھی ہے کہ ، وہ اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر اور اللہ تعالی کے انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے ، تو اللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی سزادی جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اوران پرذلت ومحتاجی مسلط کردی گئ اور وہ اللہ تعالی کے غضب کے مستحق ہوئے ، یہ اس لئے کہ وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالی کی آیتوں کوجھٹلاتے رہے اورانبیاء کوناحق قتل کرتے رہے ، یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے تھے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتے تھے البقرۃ / 61

_ اوراس لئے کہ یہودیوں کے بہت ہی زیادہ ظلم وبہتان تراز‌یاں اوربرے اعمال اور انکا زمین میں فساد کرنے کے سبب سے اللہ تعالی نے ان کے درمیان آپس میں ہمیشہ ہمیشہ اورقیامت تک کے لئے دشمنی اور عداوت اور بغض وعناد ڈال دیا ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اورہم نے روز قیامت تک کے لئے ان کی آپس میں دشمنی اور بغض وعناد پیدا کردی ہے ، جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اللہ تعالی اسے بجھا دیتا ہے ، ان کا تو کام ہی زمین میں فساد پھیلانا ہے ، اور اللہ تعالی فساد بپاکرنے والوں کو پسند نہیں کرتا المائدۃ / 64

_ اوریہودی لوگوں میں سے بزدل ترین انسان ہیں ، اور ان کے دل ایک دوسر ے سے مختلف ہیں ، اوران کی خواہشات بھی ہرایک سے جدا ہیں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

یہودی اورمنافق لوگ تم سے اکٹھے ہو کر جنگ نہیں کریں گے ، مگر قلعہ بند بستیوں میں چھپ کر یا پھر دیواروں کی

آڑ لے کر ، آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں لیکن ان کا آپس میں شدید اختلاف ہے ، حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایسا اس لئے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں الحشر / 14

اوریہودی مومنوں کے سب سے بڑے اور جانی دشمن ہیں ، اور یہودی موت کوناپسند کرتے اور اس سے بھاگتے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ موت کے بعدان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس ارشاد میں ذکرفرمایا ہے :

اے میرے نبی ! آپ کہہ دیجئے کہ ، اے قوم یہود ! اگر تمہارہ خیال ہے کہ تمام لوگو ں کے سوا صرف تم ہی اللہ کے دوست ہوتو اپنی موت کی تمنا کرو ، اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو ، اوروہ کبھی بھی اپنے مرنے کی تمنا نہیں کریں گے ان بد اعمالیوں کی وجہ سے جو وہ کرچکے ہیں اور اللہ تعالی ظالموں کوخوب جانتا ہے الجمعۃ /

اوریہودی اپنی ضلالت وگمراہی اور فساد و سرکشی اورتحریف پر قائم رہے اوراللہ تعالی نے بنواسرائیل میں بہت سے انبیاء اور رسول بھی مبعوث کیئے تا کہ انہیں صراط مستقیم کی طرف واپس لایا جاسکے ، تو ان میں کچھ تو مومن ہو گئے اور کچھ نے کفر کیا حتی کہ ان میں اللہ تعالی نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ۔ .